



URDU Gif Format

حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل

الخاتم النبیین

۱۳۲۶ھ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلٰی حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

النبین ختم النبیین

(حضور کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل)

مشتملہ از بہار شریف محلہ قلعہ مدرسہ فیض رسول مدرسہ مولوی ابوطاہر نبی بخش صاحب
۱۸ ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — حامداً و معصیاً و مسلماً

انا بعد نسبت و تخم ماہ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ شنبہ کو مولوی سجاد حسین و مولوی مبارک حسین صاحب
مدرسین مدرسہ اسلامیہ بہار کے طلباء تعلیم دادہ و عظم میں فرماتے تھے کہ خاتم النبیین میں "النبیین" پر الف لام
عہد خاتمہ کا ہے، جب دوسرے روز مسجد چوکہ میں مولوی ابراہیم صاحب نے (جو بالفعل مدرسہ فیض رسول
میں پڑھتے ہیں) اثنائے وعظ میں آیہ کریمہ

ماکان محمد ابداً من سراجکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین
تحد قہار سے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے
رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (مت)

تلاوت کر کے بیان کیا کہ النبیین میں جو لفظ النبیین مضاف الیہ واقع ہوا ہے اس لفظ پر الف لام
سہ القرآن الکریم ۴۰/۲۳

استغراق کا ہے یا سب کو سوائے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی نبی نہ آپ کے زمانہ میں ہوا اور نہ بعد آپ کے قیامت تک کوئی نبی ہو نبوت آپ پر ختم ہو گئی، آپ کل غیروں کے خاتم ہیں، بعد و حظ مولوی ابراہیم صاحب کے راحت حسین طالب علم مدرسہ اسلامیہ بہار کے مجاہد و گاہ نے باعانت بعض معاون روپوش پڑ سے دعوے کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر مذکور کی تردید کی اور صاف لفظوں میں کہا کہ لفظ "النبیین" پر الف لام استغراق کا نہیں ہے بلکہ عہد خارجی کا ہے چونکہ یہ مسئلہ خاندہ سے لہذا اس کے متعلق چند مسائل نمبر وار لکھ کر اہل حق سے گزارش ہے کہ بنظر احقاق حق ہر مسئلہ کا جواب باصواب جواب کتب تحریر فرمادیں تاکہ اہل اسلام گمراہی بدعتیہ کی سے بچیں۔

(۱) راحت حسین مذکور کا کہنا کہ "النبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے استغراق کا نہیں۔ یہ قول صحیح اور موافق مذہب منصور اہل سنت و جماعت کے ہے یا موافق فرقہ خالہ زیدیہ کے؟

(۲) نفی استغراق سے آیہ کریمہ کی مفہوم ہو گا؟

(۳) بر تقدیر صحت نفی استغراق اس آیت سے اہل سنت کا عقیدہ کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل انبیاء کے خاتم ہیں، ثابت ہوتا ہے کہ نہیں اور اہل سنت اس آیت کو مثبت خاقیت کا ملکہ سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(۴) اگر آیت مثبت کلیت نہیں ہوگی تو پھر کس آیت سے کلیت ثابت ہوگی اور جب دوسری آیت مثبت کلیت نہیں تو اہل سنت کے اس عقیدہ سے کاشیوت دلیل قطعی سے ہرگز نہ ہو گا۔

(۵) جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل انبیاء کے خاتم نہیں ہیں، اس کے پیچھے اہل سنت کو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) اس باطل عقیدہ سے کے لوگوں کی تعظیم و توقیر کرنی اور ان کو سلام کرنا جائز ہو گا یا ممنوع؟

(۷) کیا مستثنیٰ حنفی کو جائز ہے کہ جو شخص حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کل انبیاء کا خاتم نہ سمجھے اس سے دینی علوم پڑھیں یا اپنی اولاد کو علم دین پڑھنے کے واسطے ان کے پاس بھیجیں، فقط المستثنیٰ محمد عبد اللہ۔

دلائل خارجیہ

دلیل اول، توضیح ص ۱۰۰ میں ہے۔

الاصل ای المر اجده هو العهد الخارجی اصل یعنی رائج عہد خارجی ہی کا ہے اس نے عہد خارجی

علم چونکہ خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی کے قائل ہیں لہذا خارجیہ لکھے گئے ہیں ۱۲

لأنه حقيقة التعيين وكمال التمييز
پس جب عہد خارجی سے معنی درست ہو تو استفراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔

دلیل دوسرے: نور الانوار صفحہ ۱۱ میں ہے:

يسقط اعتبار الجمعية اذا دخلت على الجمعية
جب لام تعریف جمع پر داخل ہو تو اعتبار جمعیت
ساقط ہو جاتا ہے۔

پس نبیین کہ صیغہ جمع ہے، جب اس پر الف لام تعریف داخل ہوا تو نبیین سے معنی جمعیت ساقط ہو گیا
اور جب معنی جمعیت ساقط ہو گیا تو الف لام استفراق کا ماننا صحیح نہیں ہو سکتا۔

دلیل سوم: یہ امر مسلم ہے کہ مضاف مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے، پس جب فرد واحد اس کل کے طرف
مضاف ہر جس میں وہ داخل ہے، تو وہ کل میں حیث ہو کل ہونے کے کل باقی نہ رہے گا بلکہ کلیت اس کی ٹوٹ
جائے گی، اور جب کلیت اس کی باقی نہ رہی تو بحیثیت ثابت ہو گئی اور یہی معنی ہے حمد کا، اور اگر اس فرد مضاف
کو ہم اس کل کے شمول میں رکھیں تو تقدم الشیء علی نفسه لازم آتا ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ وجود مضاف الیہ
مقدم ہوتا ہے وجود مضاف پر، پس ان دلائل سے ثابت ہوا کہ النبیین میں الف لام عہد خارجی کا
ماننا چاہئے۔

الجواب

حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہم جمیع کا خاتم یعنی بعثت میں آخر
جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک و شبہ
کو بھی راہ دے کا فرمودہ طعون ہے، آیت کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (لیکن آپ اللہ کے رسول
اور انبیاء کے خاتم ہیں۔ ت) و حدیث متواتر لا نبی بعدی (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ت) سے تمام امت
موجودہ نے سلفاً و خلفاً یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے
حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔ فتاویٰ عظیمۃ الدہر و اشہاد و النظائر
و فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہ میں ہے:

۱۳۶/۱	ذرائع کتب خانہ پشاور	قولہ و منها الجمع المعروف باللام	۱۳۶/۱
ص ۸۱	مکتبہ علمی دہلی	بحث التعریف باللام والاضافۃ	ص ۸۱
۴۹۱/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل	۴۹۱/۱

اذا لم يعرف الرجل ان محمدا صلى الله تعالى عليه
و سلم اخرا لا نبيا فليس بمسلم لانه
من الضروريات

۳۳۴
جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام
انبیاء میں سب سے پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں
کہ حضور کا آخر الانبیاء ہونا ضروریات دین ہے (ت)

شعار شریف امام قسطنطینی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے :

كذلك (يكفر) من ادعى نبيا بعد محمد صلى الله
تعالى عليه وسلم او بعد (الى قوله) فهو لا
كلهم كفار مكنون للنبي صلى الله تعالى عليه و
سلم لانه صلى الله تعالى عليه وسلم اخبر انه
خاتم النبيين ولا نبى بعده واخبر عن الله
تعالى انه خاتم النبيين وانه امر سل كافة
الامم واجمعت الامة على حمل ان هذا
الكلام على ظاهره وان مفهومه المراد به
دون تاويل ولا تخصيص فلا شك في كفسر
هو لاء الطوائف كلها قطعاً اجماعاً وسماعاً

یعنی جو چارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ
میں ثواب حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر
ہے (اس قول تک) یہ سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب تھیں
کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ وہ خاتم النبیین
ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے خبر
دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رستہ تمام لوگوں کے عام ہے
اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات و احادیث
اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی
خبر و رسول کی مراد ہے ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ
تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ حکم اجماع
امت و حکم قرآن و حدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

امام محمد الاسلام خزانہ قدس سرہ العالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں :

ان الامة فهمت من هذا اللفظ انه افهم
عن من نبى بعده ابداً و عدم من سول بعده ابداً
وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص
وامن اوله تخصيص فكله من انواع
الهديان لا يمنع الحكم بتكفيره لانه مكذب
لهذا النص الذي اجمعت
الامة على انه غير مسؤول

یعنی تمام امت مجروحہ نے لفظ خاتم النبیین
سے یہی سمجھا ہے وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور
تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصل کوئی
تاویل یا تخصیص نہیں تو جو شخص لفظ خاتم النبیین
میں النبیین کو اپنے عموم و استغراق پر نہ مانے بلکہ

سہ الاشباہ والنظائر باب الردۃ
فہادی ہندیہ باب احکام المرتدین
سہ الشفا بترتیب حقوق العطفۃ فصل فی تحقیق القول فی الکفار المتأمنین شرکت صحافیہ فی البیضاء العثمانیہ ترکی ۱/۲ ۲۰۰

ولا مخصوص ہے۔

اے کسی شخص کی طرف پھر اس کی بات مجنون کی
بک یا سرسائی کی ہلک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹایا جس کے بارے میں
امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔

عانت باللہ سیدی جلال الدین تاجی قدس سرہ اللہ عنہ شرح الفرائد میں فرماتے ہیں،

تجويز نہیں مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یا بعد
وسلوا و بعدہ یستلزم تکذیب القرآن
اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین و آخر
المرسلین و فی السنۃ انا العاقب لا نبی بعدی
واجتمعت الامة علی ابقاء هذا الکلام علی
ظاہر و هذا احدی المسائل المشہورۃ
التي کفرنا بها الفلاسفة لعنہم اللہ تعالیٰ بکے

یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

امام علامہ شہاب الدین فضل الرحمن حنفی درپیش حق کتاب المعقودہ میں فرماتے ہیں،

بجہ اللہ تعالیٰ اس مسئلہ درمیان اسلامیان
روشن تر ازاں ست کہ اہل رابکشف و بیان
عاجت افتد خداے تعالیٰ خبر داد کہ بعد از وہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی دیگر نباشد و تنکرایس
مسئلہ کے تواند بود کہ اصلاً در نبوت او صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم معتقد نباشد کہ اگر رسالت او معرفت
بودے ہے را در ہر چہ ازاں خبر داد صادق
والستہ و بہمان جہت کہ از طریق قوا تر رسالت او
میش مادرست شدہ ایں نیز درست شد کہ وہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باز پس پیغمبران ست در

بجہ اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ اہل اسلام کے ہاں اتنا
واضح اور آشکار ہے کہ اسے بیان کرنے کی ضرورت
ہی نہیں، اللہ تعالیٰ نے خود اطلاع فرمادی ہے
کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں
ہوگا، اگر کوئی شخص اس کا منکر ہے تو وہ تو اصلاً
آپ کی نبوت کا معتقد نہیں کیونکہ اگر آپ کی رسالت
کو تسلیم کرتا تو جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس کو حق جانتا
جس طرح آپ کی رسالت و نبوت قوا تر سے ثابت
ہے اسی طرح یہ بھی قوا تر سے ثابت ہے کہ حضور
تمام انبیاء کے آخر میں تشریف لائے ہیں اور اب

لہ الاعتقاد فی الاعتقاد امام غزالی

المکتبۃ الادبیۃ مصر

ص ۱۱۴

لہ الحقہ المنقذہ بحوالہ المطالب بوفیہ شرح الفرائد السیمہ تجریدی بعدہ کفر مکتبۃ الحقیقۃ بتول ترک ص ۱۵

زمانی اور آقا قیامت بعد از وہی پہنچ نہی نہا شد و
 ہر کہ دریں بہ شکست دران نیز بہ شکست و نہ
 آن کس کہ گوید کہ بعد از وہی دیگر بود یا ہست یا
 خواہد بود آن کس نیز کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر
 مست اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 تا قیامت آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جس کو اس
 بار سے میں شک ہے اسے پہلی بات کے بارے میں
 شک ہوگا، صرف وہی شخص کافر نہیں جو یہ کہے کہ آپ کے
 بعد نبی تھا یا ہے یا ہوگا بلکہ وہ بھی کافر ہے جو آپ کے
 بعد کسی نبی کی آمد کو ممکن تصور کرے، خاتم الانبیاء
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان درست ہونے کی
 شرط ہی یہ ہے (ت)

بالجملہ آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین مثل من قبلہ من انبیاء بعدتہ قطعاً عام اور
 اس میں مراد استغراق تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص نہ ہونے پر اجماع است خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ
 والسلام، یہ ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین میں کوئی تاویل یا اس کے علوم میں کچھ قسبیل و قال صلی
 مسطور نہیں جیسے آج کل دجال قادیانی بکسر با ہے کہ خاتم النبیین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے
 اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا روح و تاج ہو کر آئے کچھ حرج نہیں اور وہ نصیحت اس سے اپنی نبوت
 جانا چاہتا ہے، یا ایک اور دجال نے کہا تھا کہ تعہد ختم کا ختم زمانی میں کچھ نصیحت نہیں خاتم بمعنی آخر لینا خیال
 جہاں ہے بلکہ خاتم النبیین بمعنی نبی بالذات ہے۔ اور اسی مضمون طعون کو دجال اول نے یوں ادا کیا کہ خاتم النبیین
 بمعنی فضل النبیین ہے، ایک اور مرتبہ نے لکھا خاتم النبیین ہونا حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کا بہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے نہ نسبت جمیع سلسلہ عوالم کے پس اور غلط فہمیاں کا اور زمینوں میں نبی ہونا ہرگز
 منافی خاتم النبیین کے نہیں مجموعہ کلمہ باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں، چنیدہ اور عجیبوں نے

علہ تحذیر الناس نانوتی ۱۲

علہ مرآۃ حب الرحمن قادیانی ۳

علہ مناظرہ احمدیہ ۱۲

علہ المعتقد فی المعتقد

علہ القرآن الکریم ۳۲/۳۳

علہ صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن نبی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۹۱/۱

لکھا کہ اہل لائٹ خاتم النبیین میں جائز ہے کہ حمد کے لئے ہو اور بر تقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لئے ہو اور بر تقدیر حقیقی جائز ہے کہ مخصوص بعض ہو اور بھی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے کہ اکثر علماء غلطی ہونے کے قائل ہیں اسی شیطانی سے بڑھ کر اور بعض اہل بیسیوں نے لکھا کہ اہل اسلام کے بعض فرقے ختم نبوت کے ہی قائل نہیں اور بعض قائل ختم نبوت تشریفی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے۔

الی غیر ذلک من الکفریات الملعونۃ والارتدادات
المشحونۃ بنجاسات ابلیس وقاذوسات
التدلیس لعن اللہ قاتلہا وقاتل اللہ قابلیہا۔
دیگر کفریات ملعونہ اور ارتدادات جو ابلیس کی
نجاستوں اور جھوٹ کی پلیدیوں کو متضمن ہے
اللہ تعالیٰ کی اس کے قائل پر لعنت ہو اور اسے

قبول کرنیوالے کو اللہ تعالیٰ برباد فرمائے (ت)

یہ سب تاویل رکھ کر عموماً واستغراق النبیین "میں تشویش و تشکیک سب کفر صریح وار تداد قبیح، اللہ و رسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی بشرطیت جدیدہ وغیرہ کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحتہ خاتم بمعنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ ختم اجمعین سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر و قہار و عموماً واستغراق حقیقی تام پر اجماع کیا اور اسی بنا پر سلطان و خلفاء اللہ مذاہب نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہر مذہبی نبوت کو کافر کہا، کتب اسامیث و تفسیر و عقائد و فقہان کے بیانیوں سے گونج رہی ہیں، فقیر غفرلہ المولیٰ القدر نے اپنی کتاب تجراء اللہ حدودہ بابا شہ ختم النبوة میں اس مطلب ایمانی پر صحاح و سننی و مسانید و مساجیم و جوامع سے ایک سو بیسٹل حدیثیں اور کثیر منکر کردار شادات ائمہ و علمائے قدیم و حدیث و کتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تین سو نفسوں ذکر کئے و اللہ الحمد۔ تو یہاں عموماً واستغراق کا انکار خواہ کسی تاویل و تبدیل کا اظہار نہیں کر سکتا مگر کھلا کافر خدا کا دشمن قرآن کا منکر مردود ملعون مختاب و خاسر، والیاذ باللہ العزیز القادر، ایسی تشکیکیں تو وہ اشتیاء رب العلیین میں بھی کر سکتے ہیں کہ جائز ہے کام حمد کے لئے ہو یا استغراق عرفی کے لئے یا عام مخصوص منہ بعض یا عالمین سے مراد عالمین زمانہ کقولہ تعالیٰ وانی فضلک علی العالمین (جیسے کہ باری تعالیٰ کافراں سے ہے، اور میں نے تم کو جہان والوں پر فضیلت دی۔ ت) اور سب کچھ کسی پھر عام قطعی تو نہیں خدا کا پروردگار جمیع عالم ہونا یقینی

علی ناصر المؤمنین سہ سوانی ۱۲

علیہ تحریر اسی زندیق پشادری ۱۲

لہ القرآن الکریم ۴/۲

کہاں مگر الحمد للہ مسلمان نہ ان ملعون ناپاک وسوسوں کو رہا عالمین میں منیع نہ ان خبیث گندے وسوسوں کو خاتم النبیین میں،

اللعنة الله على الظالمين، ان الذين يؤذون
الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والاخرة
واحد لهم عذابا مهينا

اورے ظالموں پر خدا کی لعنت، بیشک جو ایذا دیتے ہیں
اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے
دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا
عذاب تیار کر رکھا ہے (ت)

یہ طائفہ خائفہ خارجیہ جن سے سوال ہے اگر معلوم ہو کہ حضور پر نور خاتم الانبیاء و مرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم
اجمعین کے خاتم ہونے کو صحت بعض انبیاء سے مخصوص کرتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بعثت
سے جب یا اب یا کبھی کسی زمانے میں کوئی نبوت اگرچہ ایک ہی اگرچہ غیر تشریفی اگرچہ کسی اور طبقہ زمین یا کج آسمان میں
اگرچہ کسی اور نزع غیر انسانی میں واقع ماننا یا باد صفت اعتقاد عدم وقوع بعض بطور احتمال شرعی و امکان و قرعی
جائز جانتا یہ بھی سہی مگر جائز و محتمل ماننے والوں کو مسلمان کہنا یا طوائف ملعونہ مذکورہ خواہ ان کے کبریا یا نظار
کی تکفیر سے باز رہتا ہے تو ان سب صورتوں میں یہ طائفہ خائفہ خود بھی قطعاً یقیناً اجماعاً ضرورۃً مثل طوائف
مذکورہ قادیانیہ و قاسمیہ و امیریہ و تیزیہ و امثالہم لعنہم اللہ تعالیٰ کافر و مرتد ملعون ابد ہے، قاتلہم اللہ
انی یؤفکون گئے (اللہ انہیں مارے کہاں اور نہ سے جاستے ہیں۔ ت) کہ ضروریات دین کا جس طرح انکار
کفر ہے یونہی ان میں شک و شبہ و احتمال خلاف ماننا بھی کفر ہے یونہی ان کے منکر یا ان میں شاکی کو مسلمان
کہنا یا اسے کافر نہ جانا بھی کفر ہے۔ بجز الکلام امام نسفی وغیرہ میں ہے ۱

من قال بعد نبینا نبی یکفر لانه انکس التھن
و کذلک لو شک فیہ یحک

جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی کے بعد نبی آ سکتا ہے وہ
کافر ہے کیونکہ اس نے نفس قطنی کا انکار کیا، اسی
طرح وہ شخص جس نے اس کے بارے میں شک کیا انتہا

در مختار و برازیہ و مجمع الانہر وغیرہ کتب کثیرہ میں ہے ۱

۱۸/۱۱	۱۸	۱۸	۱۸
۵۴/۳۳	۵۴	۵۴	۵۴
۳۰/۹	۳۰	۳۰	۳۰
			بجز الکلام

من شك في كفروا وعذابه فقد كفر
جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ
بھی کافر ہے (ت)

ان بعضی اقوال تجس ترازاوال کے رد میں اواخر صدی گزشتہ میں بکثرت رسائل و مسائل علامتہ عرب و عجم
طبع ہو چکے اور وہ ناپاک فتنے غارتگیت میں گر کر قعر بنیم کو پہنچے والحمد للہ رب العالمین۔ اس طائفہ جدیدہ کو اگر
طوائف طریقہ کی حمایت سوجھے گی تو اللہ واحد قہار کا لشکر جہاد اسے بھی اس کی سزائے کردار پہنچانے کو موجود ہے
قال تعالیٰ الم نهلك الاولین ثم نبههم
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا ہم نے انہوں کو ہلاک نہ فرمایا
الاخیرین کذلک نفعل بالمجرمین
پھر انہوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے، مگر مریض کے ساتھ
ویل یومئذ للمکذبین
ہم ایسا ہی کرتے ہیں، اس دن کو جھٹلانے والوں
کی خرابی ہے۔ (ت)

اور اگر اس طائفہ جدیدہ کی نسبت وہ تجویز و احتمال نبوت یا عدم تکفیر منکران ختم نبوت معلوم نہ بھی ہو تو اس کا خلاف
ثابت ہو تو اس کا آئہ کریم میں افادہ استغراق سے انکار اور اداۃ بعض راہرہ الکیا اسے حکم کفر سے بچانے کا کہ
وہ صراحتہ آئہ کریم کا اس تفسیر قطعی یقینی اجماعی ایمانی کا منکر و مبطل ہے جو خود حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمائی اور جس پر تمام ائمہ موجودہ نے اجماع کیا اور نقل متواتر روایات دین سے ہو کر ہم تک آئی،
مثلاً کوئی شخص کہے کہ شراب کی حرمت قرآن عظیم سے ثابت نہیں ائمہ دین فرماتے ہیں وہ کافر ہو گیا اگرچہ اس
کے کلام میں حرمت غیر کا انکار نہ تھا، نہ تحریم غیر کا ثبوت صحت قرآن عظیم پر موقوف کہ اس کی تحریم میں اعاذیث
متواترہ بھی موجود، اور کچھ نہ ہو تو خود اس کی حرمت ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین خصوصاً نعوص کے
محتاج نہیں رہتے۔ امام اہل ابوزکریا نووی کتاب الروضہ پھر امام ابن حجر کی اعلام بقواطع الاسلام میں
فرماتے ہیں:

اذا تجد مجعاً علیہ یعلم من دین الاسلام
خبر ورة سوا ذکانت فیہ لہن اولافان
جب کسی نے ایسی بات کا انکار کیا جس کا ضروریات دین
اسلام میں سے ہونا متفق علیہ معلوم ہو خواہ اس میں
نقص ہو یا نہ ہو تو اس کا انکار کفر ہے احملقنا (ت)

لہ مجمع الانہر شرح ملحق البحر فصل فی احکام الجزیہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۶۷۷/۱
لہ القرآن الکریم ۱۶ تا ۱۹
لہ الاعلام بقواطع الاسلام مسائل النجاة مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی ص ۳۵۲

یستلزم انکار النص المجمع علیہ المعلوم
من العین بالضرورة۔
تھا ضا نہیں کرتائیں کہوں گایہ بات درست نہیں کیونکہ
اس کا یہ قول اس نص قرآنی کے انکار کو مستلزم ہے

جس سے ایسا حکم ثابت ہو رہا ہے جو متفق طور پر ضروریات دین میں سے ہے۔ (دستا)

تو اگرچہ یہ طائفہ آیہ کریمہ میں استغراق کے انکار سے غم تمام نبوت پر لائق قطعہ سے مسلمانوں کا ہاتھ خالی
نہیں کر سکتا، مگر اپنا ہاتھ ایمان سے خالی کر گیا۔ ہاں اگر اباب طائفہ احزاب ایمان لائیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی جگہ کسی طرح کی کوئی نبوت کسی کو نہیں مل سکتی، حضور کے خاتم النبیین
آخر الانبیاء والمرسلین ہونے میں اصول کوئی تخصیص تاویل تفسیر توہیل نہیں اور ان تمام مطالب کو نصوص قطعہ و
اجماع قطعی ضروریات دین سے ثابت یقیناً نہیں اور ان تمام طوائف طعنہ ذکرہ اور ان کے اکابر کو صاف صاف
کافر مذہب کہیں صحت بزم خود اپنی غوی و منطقی جہالتوں کی فیسوں کے باعث آیہ کریمہ میں لام مدیس اور
استغراق نامستقیم سمجھیں تو اگرچہ بوجہ انکار تفسیر متواتر اجماعی قطعی مصلوب فقہی اس پر اب بھی لازم کفر مانے مگر از انجا
کہ اس نے اتفاق صحیح کی تصریح اور کفرائے منکرین کی کفر صریح کر دی اس کی تکفیر سے زبان روکنا ہی مسلک تحقیق و
احتیاط ہو گا، امام مکی بعد جہاد ذکرہ فرماتے ہیں،

ومن ثم يتجه انه لو قال المحض حرام وليس
في القرآن نص على تحريمه لم يكفر لانه
الآن محض كذب وهو لا كفرا به اذ
اسی وجہ سے یہ وجہ کی جاتی ہے کہ اگر کوئی کہتا ہے
شراب تو حرام ہے لیکن قرآن میں اس کی تحریم پر
نص نہیں تو وہ کافر نہ ہو گا اس لئے کہ اب وہ محض
بخوش بول رہا ہے اور اس سے وہ کافر نہ ہو گا، (دستا)

اقول وبالله التوفيق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔) اس تعذیر بغیر بھی
اس قدر میں شک نہیں کہ یہ طائفہ خائفہ یار و معین مرتدین و کافرین و بازیکچہ کنندہ کلام رب العالمین، و کذب
تفسیر حضور سید المرسلین و مخالفت اجماع جمیع مسلمین و سخت بد عقل و گمراہ و بد دین ہے،
اولیٰ تو ظاہر ہی ہے کہ نفی استغراق و تجویز عہد میں یہ ان کفار کا ہر زبان ہوا بلکہ ان خیمشوں نے تو بطور
احتمال ہی کہا تھا چنانچہ کہ عہد کے لئے ہو اور اس نے بزم خود عہد کے لئے ہونا واجب مانا اور استغراق
کو باطل و مردود جانا۔

دوہر اس لئے کہ قرآن عظیم میں حضرات انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کا ذکر پاک بہت
وجہ مختلف سے وارد :

(۱) فردا فردا خواہ تصریح اسماء یہ صرف چھ بیسی کے لئے ہے ، آدم ، اوریش ، نوح ، ہود ، صالح ،
ابراہیم ، اسمعیل ، روط ، یعقوب ، یوسف ، ابراہیم ، شعیب ، موسیٰ ، ہارون ، الیاس ، ایسح ،
ذوالکفل ، داؤد ، سلیمان ، عزیر ، یونس ، زکریا ، یحییٰ ، عیسیٰ ، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بارک وسلم یا بر سبیل ابہام مثل قال ہم مدینہ (اتسویل) (ان کو ان کے نبی (شمیل) نے کہا واذ قال
لہم (یوشع) فوجدا جبدا من جہادنا خضر علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جس وقت انہوں نے
نوجوان (یوشع) سے کہا تریا یا سحر موتی اور یوشع نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ حضرت خضر علیہم الصلوٰۃ
والسلام - ت)

(۲) یا بر سبیل موم واستغراق اور یہی اور فردا اکثر ہے ، مثل قولہ تعالیٰ ،

قولوا متا با اللہ و ما انزل الینا (ال)
قولہ تعالیٰ (و ما اذق
النبیون من ربہم لانفرق
بین احد منہم و قال تعالیٰ
ولکن البر من امن باللہ و الیوم
الآخر و الملیکۃ و الکتاب و النبیین و قال
تعالیٰ تلک لمرسل فصلت بعضهم عن
بعض و قال تعالیٰ کل امت باللہ و
ملئکتہ و کتبہ و مرسلہ ، و
قال تعالیٰ لانفرق بین

یوں کہ کو ہم ایمان لائے ، اللہ پر اور اس پر جو ہماری
طرف اترا (الی قولہ تعالیٰ) اور جو علی کے لئے باقی
نیا اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر
ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ،
یاں اصل نیکی یہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور
فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر۔ اور اللہ تعالیٰ
نے فرمایا یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک دوسرے
پر افضل کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، سب نے
ما اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور
اس کے رسولوں کو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ،

۶۵ تا ۶۰ / ۱۸	۲۳۸ / ۲	۱۳۶ / ۲	۲۵۳ / ۲	۲۸۵ / ۲
۱۴۴ / ۲	۱۳۶ / ۲	۲۵۳ / ۲	۲۸۵ / ۲	۲۸۵ / ۲

احد من رسلہ ، وقال تعالیٰ
وما اوتیٰ موسیٰ وحیہ و
النبیون من ربہم لا یفرق
بین احد منہم ، وقال تعالیٰ
اولئک مع الذین انعم اللہ
عینہم من النبیین والصدیقین ، وقال
تعالیٰ والذین امنوا باللہ ورسولہ
ولم یفرقوا بین احد منہم اولئک
سوف یتوبہم اجورہم ، وقال تعالیٰ
فاٰمنوا باللہ ورسولہ ، وقال تعالیٰ
لئن اقمتم العنوة و اتیتکم
الزکوة و امنتم برسولی و عزمتوکم
وقال تعالیٰ یوم یمجسہ اللہ
الرسول فیقول ما ذا اجستم
وقال تعالیٰ وما نرسل
المرسلین الا مبشرین و
منذرین وقال تعالیٰ فلننسلن الذین
ارسل الیہم و لننسلن
المرسلین ، وقال تعالیٰ

ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں
کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، اور جو کچھ بلا ہوئی اور
بیٹے اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم ان میں کسی پر
ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ، اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل
کیا یعنی انبیاء اور صدیقین۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ،
اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے
اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں مغرب
اللہ ان کے ثواب دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ، تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر۔ اور
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر
تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان
لاؤ اور ان کی تعلیم کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ،
جس دن اللہ جمعہ فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا
تھیں کیا جواب ملے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، اور
ہم نہیں بھیجے رسولوں کو مگر خوشی اور ڈر سناتے۔
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، تو بیشک ضرور ہیں پوچھنا ہے
ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بیشک ضرور
ہیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔ اور اللہ تعالیٰ

۸۴/۲	سۃ القرآن الکریم
۱۵۲/۳	سۃ
۱۲/۵	سۃ
۲۸/۶	سۃ

۲۸۵/۲	سۃ القرآن الکریم
۶۹/۴	سۃ
۹/۶۳	سۃ
۱۰۹/۵	سۃ
۴/۷	سۃ

عن المؤمنین لقد جاءتنا مرسل من ربنا بالحق، وقال تعالى عن الكافرين قد جاءتنا مرسل من ربنا بالحق فهل لنا من شفعاء، وقال تعالى ثم نبھی رسلنا والذین آمنوا، وقال تعالى واتخذوا آیتنا ورسلی هزوا، وقال تعالى اولئک الذین انعم الله علیهم من النبیین، وقال تعالیٰ انما یمحون لیس الذین یسلون، وقال تعالیٰ واذ اخذنا من النبیین میثاقهم ومنتک ومن نوح، وقال تعالیٰ هذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون، وقال تعالیٰ ولقد سبقنا کل ممتنا لاعدائنا المرسلین، وقال تعالیٰ وسلم علی المرسلین، وقال تعالیٰ وحببنا بالنبیین والشهباء،

نے مومنین سے فرمایا، بیشک ہمارے رب کے رسول حق کو سنے۔ اور اللہ نے کفار سے فرمایا، بیشک ہمارے رب کے رسول حق ٹٹے تھے تو ہمیں کوئی ہمارے سفارش جو ہماری شفاعت کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی قسمی بنائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بیشک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور اسے مجرب یاد کر و جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے۔ اور اللہ تعالیٰ نے دیا۔ یہ ہے وہ جس کا رحمن نے وعدہ دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے پیغمبروں کے بندوں کے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور سلام ہے پیغمبروں پر۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور اسے جانیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اس کی امت کے ان پر گواہ بن گئے۔

۵۲/۴	سۃ القرآن الکریم	۲۲/۴	سۃ القرآن الکریم
۱۰۹/۱۸	سۃ	۱۰۳/۱۰	سۃ
۱۰/۲۵	سۃ	۵۸/۱۹	سۃ
۵۲/۲۶	سۃ	۶/۲۳	سۃ
۱۸۱/۳۷	سۃ	۱۷۱/۲۷	سۃ
		۶۹/۲۹	سۃ

وقال تعالى انا انزلنا رسلا والذين آمنوا ، وقال تعالى الذين آمنوا بالله ورسوله اولئك هم الصديقون ، وقال تعالى اعدت للذين آمنوا بالله ورسوله ، وقال تعالى لقد ارسلنا رسلا بالبينات ، وقال تعالى كتب الله لآلئنا انا ورسوله ، وقال تعالى واذا المرسل اقتت لآلئنا يوم اجلت لآلئنا غير ذلك من آيات كثيرة .

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : بیشک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : تیار ہوئی ہے ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : بیشک ہم سے اپنے رسولوں کو دیسوں کے ساتھ بھیجا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اور جب رسولوں کا وقت آئے کس دن کے لئے ٹھہرائے گئے تھے ۔ اسی طرح دیگر کثیر آیات ہیں ۔ (دت)

(۴) یٰمُؤْمِنُونَ صَبْرٌ قَلِيلٌ لِّمَنۡ اٰتٰی اٰیٰتِیۡ سَآبِقٰتِیۡنَ مِّنۡ نَّبِیِّۤا عَلِیۡمٍ الْقُلُوۡةَ وَالسَّلٰمَ مِثْلَ قَوْلِہٖ تَعَالٰی ۱ اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے جنہیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اللہ کا دستور چلا کر با سب ان میں جو پہلے گزر چکے اور اللہ کا کلام مقرر تقدیر ہے وہ جو اللہ کے پیام پہنچاتے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اور

سۃ القرآن الکریم	۵۱/۴۰
سۃ	۲۱/۵۷
سۃ	۲۱/۵۸
سۃ	۱۰۹/۱۲
سۃ	۲۸-۲۹/۲۲

سۃ القرآن الکریم	۱۹/۵۷
سۃ	۲۵/۵۷
سۃ	۱۱-۱۲/۷۷
سۃ	۲۰/۲۵

لقد اوحى اليك والى الذين من قبلك،
وقال تعالى ما يقال لك الا ما قد قيل
للمرسل من قبلك، وقال تعالى
كذلك يوحى اليك والى الذين من
قبلك الله العزيز الحكيم، وقال تعالى
وسئل من اسما من قبلك من
سنانك وغير ذلك.

جیشک وحی کی گئی تھاری طرف اور تم سے انگوں کی
طرف۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم سے نہ فرمایا جائیگا
مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا۔ اور اللہ
تعالیٰ نے فرمایا وہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف
اور تم سے انگوں کی طرف اللہ عزت و حکمت والا۔ اور اللہ
تعالیٰ نے فرمایا اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے
پیش رسول بھیجے۔ وغیرہ لک۔

(۴) برسیل معنی جنسی شامل فرد و جمع ہے لحاظ خاص مخصوص و شمول مثل قولہ تعالیٰ :

من كان عدوا لله وملائكته ورسله
وقوله تعالى انت الذين يكفرون
بمايت الله ويقتلون البهيين بغير حق
ويقتلون الذين يامرون بالعدل من
الاس فبشرهم بعذاب اليم، وتوالت
ولايامركم ان تتخذوا الميثكة والنبيين
اسمايا، وقوله تعالى ومن يكفر
بالله وملائكته وكتبه ورسله و
اليوم الاخر فقد صلا صلا بعيدا،
وقوله تعالى انت الذين يكفرون
بالله ورسله ورينون ان يفرقوا بين الله
ورسله (الى قوله تعالى) اولئك

جو کوئی دشمن ہوا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے
رسولوں کا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ جو اللہ کی
آیتوں سے منکر ہوتے اور یہ خبروں کو ناحق شہید کرتے
اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں جنہیں
خوشخبری و دور دریاک سزا ب کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے
فرمایا اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں
کو خدا ٹھہراؤ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جو
خدا نے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور
رسولوں اور قیامت کو توہ ضرور دور کی گرا ہی میں پڑا۔
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں
کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے
رسولوں کو جدا کر دیں (الی قولہ تعالیٰ) یہی ہیں

۴۲/۴۱ لک القرآن الکریم

۴۵/۴۳ لک

۲۱/۳ لک

۱۳۶/۴ لک

۶۵/۴۹ لک القرآن الکریم

۲/۴۲ لک

۹۸/۲ لک

۸۰/۴ لک

۱۵۰/۴ لک

ٹیک ٹیک کا فر وغیرہ۔

ہم الکفران حقا وخیرہا۔

(۵) یا مائیں ص جماعت خواد اس کا خصوص کسی وصف یا اضافت یا اور وجہ بیان سے نفس کلام میں مذکور اور اس سے مستفاد ہو، مثل قولہ تعالیٰ،

ولقد اتینا موسیٰ الکتاب وقفینا من
بعده الرسل، وقال تعالیٰ فی
بنی اسرائیل، ولقد جاء قہم
مرسلنا بالبینت، وقال تعالیٰ فی
التوراة، یحکم بہ النبیین الذین
اسلموا للذین ہادوا، وقال
تعالیٰ مادکر نوحا ثم رسولنا اخر، ثم
اسلنا رسلنا تنورا، ثم قال،
ثم اسلنا موسیٰ، وقال تعالیٰ،
اما وحینا الیک کما اوحینا
نوح و لبیین من بعدہ، فالمراد
من بین ہود وموسیٰ علیہم
الصلوة والسلام، وقال تعالیٰ،
فقل انذرتکم صعقة مثل صعقة عاد
وثمود کاذجاد تہم الرسل من بین
ایدہم ومن خلفہم، وقال تعالیٰ
بعد ذکر نوح و ابراہیم، ثم قفینا علی ائمانہم

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد
پے درپے رسول بھیجے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل
کے بارے میں فرمایا، اور بیشک ان کے پاس
ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے۔ اور
اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں فرمایا، اس کے مطابق یہودی
کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی اور اللہ تعالیٰ
نے نوح علیہ السلام پھر ایک اور رسول کے ذکر کے بعد فرمایا
پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک ویچے دوسرا۔
پھر فرمایا پھر ہم نے موسیٰ کو بھیجا۔ اور اللہ تعالیٰ
نے فرمایا، بیشک اسے محبوب ہم نے تمہاری طرف
وحی بھیجی جیسے وحی آت اور اس کے بعد پیغمبروں
کو بھیجی ان جود اور نبی کے درمیان پہنچے علیہم الصلوۃ والسلام مراد
ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا
ہوں ایک کراک سے جیسی کراک عاد و ثمود پر آئی تھی
جب رسول ان کے آگے بھیجے پھرتے تھے۔ اور اللہ
تعالیٰ نے نوح اور ابراہیم کے ذکر کے بعد فرمایا، پھر
ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول

۳۲/۵ علیہ القرآن الکریم

۳۴/۲۳ " " "

۱۶۳/۴ " " "

۱۵۱/۴ علیہ القرآن الکریم

۲۴/۵ " " "

۲۵/۲۳ " " "

۱۳/۱۳ و ۱۳ " " "

یا ہر بعد حضوری مثل قولہ تعالیٰ ،

قال یقوموا اتبعوا المرسلین

یا ذکر ی مثل قولہ تعالیٰ ،

فی قوم نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب

بعد ما ذکر ہم علیہم الصلوٰۃ والسلام ،

تلك القرى نقص عینک من انبائہا و

لقد جاء تہم منہم بالبینات

بولا اے میری قوم بیچے ہوؤں کی پیروی کرو (ت)

نوح ، ہود ، صالح ، لوط اور شعیب علیہم الصلوٰۃ

والسلام کی قوم کا ذکر کرنے کے بعد یہ بستیوں

ہیں جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور

ہمشک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیل

لے کر آئے (ت)

یا علی مثل قولہ تعالیٰ ،

واصریب لہم مثلاً اصحاب القریۃ اذ جاہا

المرسلون ، وقال تعالیٰ سنکتب ما قابو

وقتلہم الانبیاء بعبیر حق ، و غیر ذلک .

اور ان سے نشانیاں بیان کرو اس شہر والوں کی

جب ان کے پاس فرستادے آئے۔ اب ہم

لکھ رکھیں گے ان کا کہا اور انبیاء کو ان کا ناحق

شہید کرنا ، وغیر ذلک (ت)

اب اولاً اگر آئیہ کریمہ و نکتہ رسول اللہ و خاتون النبیین (اور ہاں اللہ کے رسول ہیں اور

مسبب نبیوں میں بیچے۔ مت) میں نام بعد خارجی کے لئے جو جیسا کہ یہ طائفہ خارجیہ گن کرتا ہے اور وہ

یہاں نہیں مگر ذکر کریں اور ذکر کو دیکھ کر کہ اتنے وجہ مختلفہ پر ہے اور ان میں صرف ایک و ہر وہ ہے جو بدست

کلام کریم میں مراد ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی ، یعنی وجہ سوم کہ جب انبیاء موصوف بر صفت قبلیت و مفید

بقیہ سبقت لے گئے یعنی وہ انبیاء جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ہیں تو اب حضور کو ان کا

خاتم ان کا آخر ان سے زمانے میں متاخر کرنا محض لغو و فضول و کلام محمل و محمل و مفسول ہر گاہ جس حاصل حمل اولے

پر یہی مثل زید زید سے زائد نہ ہو گا کہ جب ان کو حضور سے اگلا کر دیا حضور کا ان سے پہلا ہونا آپ ہی معلوم ہوا

۲۰/۲۶ لے القرآن الکریم

۱۳/۳۶ " ۵

۴۰/۳۲ " ۵

۲۴/۵۴ لے القرآن الکریم

۱۰۱/۴ " ۵

۱۸۱/۳ " ۵

علیہ وسلم میں کہتے ہی انبیاء مانے حضور کے بعد ہر قرن و طبقہ و شہر و قریہ میں ہزار ہزار اشخاص کو نبی جانے خود اپنے آپ کو رسول اللہ کے اپنے استاذوں کو مسلمانوں کو اور ان کے بتائے آئے کریم اسی کا بال بیگانہ نہیں کر سکتی کہ آیت کے معنی ہی مظلوم نہیں جس سے حجت قائم ہو سکے، کیا کوئی مسلمان ایسا خیال کرے گا، عا شا وکلا۔

ثالثاً میں تکرار و تزامن معانی پر کیوں بنا کر دیں سوائے استفراق کوئی معنی ملے لیجئے سب پر یہی آتش در کا سر ہے گی کہ پھیل جھوٹی کا ذہن ملعونہ نبوتوں کا در آیت بند نہ کر سکے گی، معنی اول یعنی ازاد ملعونہ معینہ مراہنے تو ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں ممدود انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خاتم ٹھہرے جن کا نام یاد کر معین علی و جبرائیل ہام قرآنی مجید میں آگیا ہے جن کا شمار میں چالیس نبی تک بھی نہ پہنچے گا، یونہی بر تقدیر معنی پنجم یعنی جماعت خاصہ خاص اپنی جماعت کے خاتم ٹھہریں گے، باقی جماعت صادقہ سابقہ کے لئے بھی خاصیت ثابت نہ ہوگی، پھر جائے جماعت کا وہ آئندہ اور معنی سوم میں صاف تخصیص انبیاء سے سابقین کی ہو جائے گی کہ جو نبی پہلے گزر چکے ان کے نام ہیں تو پھلوں کی کی بندش ہوئی بلکہ چکے اور آئے تو وہ ان کے بھی خاتم ہوں گے، دوسرے معنی چارم جنسی اس میں بھی مراد لینا اس طائفہ کو منظور نہیں، اور نہ وہی ختم الشی لنفسہ لازم آئے، ہر جماعت کا کسی ایک فرد کے ختم سے ہی حاکمیت صادق ماننے کا ر صدق علی النفس کے لئے ایک فرد پر صدق کا ہے تو یہ سب معانی سے اخس وارذل ہوا اور حاصل وہی ٹھہرا کہ آیت بہر نفع فقط ایک یا چند یا کل گزشتہ پیغمبروں کی نسبت صرف اتنا تا یہ کہی واقعہ بتاتی ہے کہ ان کا زمانہ ان کے زمانے سے پہلے تھا اس سے زیادہ آئندہ نبوتوں کا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی، زمان سے اصغر بحث کرتی ہے، طوائف ملعونہ ممدودہ و قادیانیہ و امیریہ و نذیریہ و نا تو قیریہ و امثالہم لعنہم اللہ تعالیٰ کا یہی تو مقصود تھا، وہ اس طائفہ خارجیہ سے جس کھول کر اٹھنا بہ کر لیا، وسیعہ الدین ظلموا ای معقلب یقلبون (اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کیئیں گے۔ ت)، اصل بات یہ ہے کہ معانی قطعیہ جو تمام مسلمین میں ضروریات دین سے ہوں جب ان پر نصوص قطعیہ پیش نہ کئے جائیں تو مسلمانوں کو الحق بنا لینا اور معتقدات اسلام کو غلطیات عوام ٹھہرا دینا ایسے غیبا کے باتیں ہاتھ کا کھیل ہے اور نصوص میں احادیث پر نہ عام لوگوں کی نظر نہ ان کے جمیع طسوق و ادراک قوا تر پر دسترس نہ ہوں ایک ہشش میں کام نکل جاتا ہے کہ یہ باب عقائد ہے اس

عقل و دیکھو تحذیر ان کس۔

سہ القرآن الکریم ۲۹/۲۲۶

میں بخاری و مسلم کی بھی صحیح احادیثیں مردود ہیں، یاں ایسی جگہ ان جیسے کے اندھوں کی کچھ کوروتی ہے تو قرآن عظیم سے کہ بغیر من تبیس حرام برائے تمام اسلام کا ادعا ہو کر قرآن پر صراحتاً انکار کا شوخ رد عمل ہے، لہذا وہاں تحریف معنوی کے چال چلتے اور کلام اللہ کو ٹٹتے بدلتے ہیں کہ جب آیت سے مسلمانوں کو باقہ خالی کر لیں پھر گو زواجی شیعہ خانی کا راستہ ٹھل جائے گا واللہ عتم نوسرہ ولو کما الکافرون (اور اللہ کو اپنا فور پورا کرنا ہے اگرچہ برائیاں کافر۔ ت۔)

سوم یعنی اسس طائفہ کا مذہب تفسیر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہونا وہ ہر ادنیٰ خادم حدیث پر روشنی یہاں اجمالی دو حرفت ذکر کریں، صحیح مسلم شریف و مسند امام احمد و سنن ابوداؤد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ و غیر ہا میں ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم
یزعمو انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی
بعدی یلع
بیشک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانہ
میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے آپ کو نبی
کے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی
نبی نہیں۔

امام احمد مسند اور طبرانی المعجم کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حدیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
یکون فی امتی کذابون سبعۃ و عشرون
منہم اربعۃ نسوة وافی خاتم النبیین
لا نبی بعدی یلع
میری امت دعوت میں ستائیس کذاب ہوں گے
ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بیشک میں خاتم النبیین
ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ترمذی و تفسیر ابن ابی حاتم و تفسیر ابن مردودہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علہ دیکھو براہین قاطعہ لنگوہی۔
علہ دیکھو تحذیر ان کس

سۃ القرآن الکریم ۶/۱
سۃ جامع ترمذی ابواب الفتن باب ما جاء لا تقوم الساعة حتی یخرج کذابون امین کبیری دہلی ۴۵/۶
سۃ المعجم الکبیر للطبرانی ترجمہ حدیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۳۰۲۶ مکتبہ فیصلہ بیروت ۱۴۰/۲

سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل ابتغى دارا فاکملها واحسنها الا موضع لبنة فكان من دخلها فظفر اليها قال ما احسنها الاموضع اللبنة فانما موضع اللبنة فحتم في الانبياء۔
میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کمال اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہ یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کر دئے گئے۔

صحیح مسلم و مسند احمد میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

مثلی و مثل النبیین من قبل کمثل رجل بنى دارا فاقمتها الا لبنة واحدة فجئت انا فانمت تلك اللبنة۔
میری اور سابقہ انبیاء کا مثل اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔
مسند احمد و صحیح ترمذی میں باخارہ تیسع ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

مثلی فی النبیین کمثل رجل بنى دارا فاحسنها واکملها و ترك فيها موضع لبنة لم يضعها فجعل الناس يظوفون بالبنیان و يحبون منه و يقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانما فی النبیین موضع تلك اللبنة۔
پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت و کمال و خوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی وگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی و خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

۱۔ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۳۸

صحیح البخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین " " " ۵۰۱/۱

۲۔ مسند امام احمد حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۹/۳

۳۔ جامع ترمذی ابواب المناقب باب ما جاء فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب عالم پریس لاہور ۳۰۱/۲

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی و تفسیر ابی مردویہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کر کے ارشاد فرمایا،
فَاِنَّ الْبِسْمَةَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔ تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم اجمعین وبارک وسلم۔
چہارم کا بیان اوپر گزرا، پنجم سے اس طائفہ کی گمراہی بھی واضح ہو چکی کہ تفسیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کا رد کرنے والا اجماعی قطعی امت مرحومہ کا خلاف کرنے والا سوا گمراہ و بددین کے کون ہوگا،
تولہ ما تولى ونصله جہنم وساءت مصیبتاً۔ ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دروغ

میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پہنچنے کی (دست)
رہی بدعتی وہ اس کے ان شبہات کو اہیات خرافات و خرافات کی ایک ایک اداسے ٹپک رہی ہے
جو اس نے اثبات ادعائے باطل عہد خارجی کے لئے پیش کئے اہل علم کے سامنے ایسے مہلات کیا قابل التفات
مگر حفظ عوام و اذالہ اوہام کے لئے چند حروف مجمل کا ذکر مناسب واللہ العالی و ولی الایادی (اور اللہ تعالیٰ
ہی ہدایت دینے والا اور طاقتور کا مالک ہے۔ ت)

شبہہ اولیٰ میں اس طائفہ نے جہارت تو صحیح کی طرف نفس خطا نسبت کی حالانکہ توضیح میں اس
جہارت کا نشان نہیں بلکہ وہ اس کے حاشیہ تلویح کی ہے،

اقول اولاً اگر یہ جہان عقل اسی ہی نقل کی ہوئی جہارت کو سمجھتے اور قرآن عظیم میں انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وجہ ذکر کو دیکھتے تو یقین کرتے کہ آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین
(اور لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء میں سے آخری ہیں۔ ت) میں لام عہد خارجی کے لئے ہونا محال
ہے کہ بوجہ تنوع وجہ ذکر و عدم اولویت و ترجیح جس کا بیان مشرعاً و کمالاً تمیز جہاں سے کسی وجہ
معین کا اختیار ہی نہ رہا تو یہی جہارت شاید ہے کہ یہاں عہد خارجی ناممکن کاشش مکر کے لئے بھی کچھ نقل ہوتی
تو اس کی جگہ توضیح ہی کی گئی جہارت العہد هو الاصل ثم الاستغراق ثم تصريف الطبيعة (عہد
اصل ہے پھر استغراق اور پھر جنس۔ ت) کی نقل ہوتی کہ خود نفس جہارت تو ان کی جہالت و

لے صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین قیدی کتب خانہ کراچی ۲/۲۴۸
لے القرآن الکریم ۱۱۵/۲ لے القرآن الکریم ۲۰/۲۳
لے توضیح علی التبیح الفاظ انعام المجمع معروف بالظام المکتبۃ الرحیمیہ دیوبند سہارنپور بھارت ۱/۱۴۵

اول فرد ہے کیونکہ اس کا کوئی ہم جنس اس سے پہلے
نہیں اور نہ اس کے ساتھ متصل ہے (ت)

الاول فرد لا يكون غيره من جنسه سابقا
عليه ولا مقارنا له

حدیث شریف میں ہے:

انت الاول فليس قبلك شيء وانت الاخر فليس
بعدك شيء بشرافة مسلم في صحيفته و
الترمذی واحمد وابن ابی شیبہ وغیرہم
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وللبیہقی فی الاسماء
والصفات عن امر سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
انه کان یدعو بہؤلاء الکلمات اللہم انت
الاول فلا شیء قبلك وانت الاخر فلا شیء
بعدک علیہ

تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں، اور تو
آخر میں ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں۔ اے مسلم
نے اپنی صحیفہ میں، ترمذی، امام احمد اور ابن ابی شیبہ
وغیرہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
روایت ہے۔ امام بیہقی نے الاسماء والصفات
میں حضرت امر سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آپ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا فرمایا کرتے،
اے اللہ! تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں
اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں (ت)

ترجمہ انہیں کا حاصل ہمارے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اور بعد جنس نبی کی نفی ہوئی اور جنس
کی نفی عرفا و لہذا و شرعا جملہ افراد ہی سے ہوتی ہے و لہذا لہذا کے نفی جنس میں عموم سے ہے جیسے لاسر جلی فی
الدار و لہذا الا الہ الا اللہ ہر غیر خدا سے نفی الوہیت کرتا ہے، یوں بھی استغراق ہی ثابت ہوا، و لہذا
الحمد۔ (نامکمل دستیاب ہوا)

۱۷	من	انتشارات ناصر خسرو ایران	باب الالاف	لہ التعریفات
۲۲۸/۲		قدیمی کتب خانہ کراچی	باب الدعاء عند النوم	کتاب الذکر والدعاء
۲۵۱/۱۰		ادارۃ القرآن کراچی	حدیث ۹۳۶۲	مصحف ابن ابی شیبہ
		دار ایضاً التراث العربی بیروت	باب کلام الہی	کتاب الدعاء